© rasailojaraid.com

قیامِ پاکستان کے بعد جس کے قیام میں آپ کا بھی حصہ تھا (اور اس باب میں آپ اپنے مرشد حکیم الامۃ تھانویؒ اور اپنے استاذ مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کے ہمنوا اور شریکِ کار رہے۔) آپ نے پاکستان میں شریعتِ اسلامی کے نفاذ کی بھرپور کوشش کی قراردادِ مقاصد کی تکمیل میں آپ کا اہم حصہ تھا، پھر ہر اہم موقعہ پر سیاسی میدان میں اپنی حد تک اصلاحِ احوال کی سعی فرماتے رہے، مگر قول و عمل میں سیاسی زعماء کی منافقت اور ان کے پرفریب اسلامی دعوؤں کے تسلسل نے بالآخر آپ کو مایوس کر دیا اور خارزارِ سیاست سے کنارہ کش ہو کر علمی و دینی خدمات میں مصروف ہو گئے جو ان کے ذوق و انہماک کا اصل میدان تھا۔ ان کے صدقاتِ جاریہ میں کراچی کا مشہور دارالعلوم بھی ہے جنہیں آپ نے ایک عظیم مرکز بنا کے چھوڑا اور اخلاف میں ہزاروں متوسلین کے علاوہ ان کے قابلِ فخر صاحبزادگان بالخصوص برادرِ گرامی مرتبت مولانا محمد تقی عثمانی مدیر البلاغ جو ان کے لئے سرمایۂ خیر ہیں اور جنہیں خدا نے حضرت مفتی صاحب کے کمالات و صفات سے وافر حصہ دیا ہے۔ اپنے والدِ بزرگوار سے نہایت گہرے ذہنی و علمی تعلق نے یہ سانحہ ان کے لئے اور بھی شدید بنا دیا ہے، اور اس عاجز سے برادرِ موصوف کا جو تعلقِ اخوۃ و وداد ہے اس بنا پر یہ سانحہ فاجعہ تو میرے لئے بھی ذاتی نوعیت کا بن گیا ہے۔ اور میں خود مستحقِ تعزیت بن چکا ہوں۔ اب ان سے تعزیت کروں بھی تو کن الفاظ میں، اور کروں بھی تو کیونکر، کہ اسے موہمِ اجنبیت سمجھتا ہوں۔

دارالعلوم حقانیہ سے حضرت مفتی صاحب کا جو تعلقِ خاطر رہا اور اس کے بانی اور شیخ الحدیث مدظلہ سے زمانہ قیامِ دیوبند کے رشتۂ تعلیم و تدریس میں اشتراک ان سب باتوں نے بھی دارالعلوم حقانیہ اور الحق کو شریکِ غم بنا دیا ہے اور دارالعلوم اپنے تمام طلباء و اساتذہ کے ساتھ ایصالِ ثواب اور دعائے رفعِ درجات میں پوری ملتِ مسلمہ کا شریک ہے۔

بنگلہ دیش کے چمنستانِ علم میں خزاں

یہ عجیب سوءِ اتفاق ہے کہ مغرب میں آفتابِ علم مفتی محمد شفیع صاحبؒ کی شکل میں غروب ہوا تو اسی رات پاکستان کا وہ مرحوم حصہ جو کبھی مشرقی کہلاتا تھا، اپنے ہاں کے ایک آفتابِ رشد و ہدایت مولانا اطہر علی خان جامعہ امدادیہ کشور گنج کے اجالوں سے محروم ہو گیا اور انہی ایام کے لگ بھگ بنگلہ دیش کے کئی ایک اور اکابرِ علم و فضل حضرۃ مولانا عبدالوہاب صاحب اور چاٹگام کے مولانا مفتی فیض اللہ صاحب وغیرہ نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ ایسے تیزی سے علم و فضل کے قافلوں کا دنیائے فانی سے کوچ کر جانا دنیا کے حق میں اچھی علامت نہیں، قبضِ علماء کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اشراطِ ساعت میں سے قرار دیا ہے۔ جانے والوں کی مسندیں خالی ہوتی جا رہی ہیں اور امت کی اکثریت "محوِ نالۂ جرسِ کارواں" ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری حالت پر رحم فرمائے اور ملتِ مرحومہ کو مرحومین کی برکتوں سے مالامال رکھے۔ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

سمیع الحق
۱۵ شوال ۱۳۹۶ھ

© rasailojaraid.com